سلسلہ مطبوعات مکتبہ ذکریٰ ——— ۴۲

دُعائے خیر البشرؐ

مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی

مکتبہ ذکریٰ ۴۲۱ جامع مسجد دہلی ۶

www.abulhasanalinadwi.org

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

دُعا کو سیرتِ نبویؐ میں کیا مقام حاصل ہے اور
خود دعوتِ نبویؐ کی تاثیر و تسخیر میں اس کا کتنا بڑا
حصّہ ہے اور خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے عبدیت کے اس شعبے کو عروج و ترقی کی
کس حد تک پہنچایا ——— یہی موضوع
ہے اس مختصر کتاب کا۔

ناشر ——— مکتبہ ذکریٰ ۴۲۱ ملیا محل جامع مسجد دہلی ۶
باہتمام ——— سعید اختر یوسفی
مطبوعہ ——— علی پریس دہلی ۶
قیمت ——— 5/=
بار ——— ۱۹۹۶ء ——— ۱۰۰۰

تعارف

مطالعہ کے دوران سیارہ ڈائجسٹ کے رسول نمبر میں محترم مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ کا ایک مضمون دعائے خیر البشر کے عنوان سے نظر سے گزرا اس کی ابتدائی چند سطروں میں اس قدر جذب و کشش تھی کہ پورا مضمون پڑھے بغیر چھوڑنے کو جی نہیں چاہا اور اسی وقت ذہن میں یہ بات آئی کہ اس مضمون کی عام اشاعت ہونی چاہیئے، اور فیصلہ کر لیا کہ اس کو کتابچے کی شکل میں شائع کیا جائے ——— مگر اشاعت کے لئے مولانا محترم سے اجازت لینا ضروری تھی، مولانا محترم کی خدمت میں اجازت کے لئے خط لکھا، اور مولانا محترم نے نہایت کُشادہ دلی، فراخی عالی ظرفی اور شفقت و محبت کے ساتھ خط کے جواب میں لکھا "مجھے بھی یہ مضمون پسند

www.abulhasanalinadwi.org

ہے۔ ایک ضخیم کتاب کا مقدمہ ہونے کی وجہ سے اس کی عام اشاعت نہ ہوسکی۔ آپ اس کو بڑے شوق سے شائع کرسکتے ہیں۔ میرے لئے یہ بات مسرت وعزت کا باعث ہوگی۔" (مورخہ ۲/۱/۶ھ حوالہ A/797/85)

اوراب مختصر کتاب بقامت کہتر بعظمت بہتر کے مصداق آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ تک پہنچانے میں چونکہ میرا بھی حصہ (CONTRIBUTION) ہے۔ اس لئے درخواست ہے کہ قارئین محترم مولانا کے ساتھ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں۔ اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

محمد یوسف اصلاحی

۱۵ رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ
۲۵ مئی ۱۹۸۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دُعائے خیر البشرؐ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں جو کمالات جمع تھے ان کو دو شعبوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ عبدیت کاملہ و نبوت جامعہ۔ عبدیت کا ظہور و نتیجہ دُعا ہے اور نبوت کا مظہر دعوت ہے۔ دعوت پر سیرتِ محمدیؐ کے ہر طالب علم اور ہر مصنف کی نظر پڑتی ہے۔ اس کی تفصیلات سے کتابیں لبریز ہیں اور اس کے آثار و نتائج تمام دنیا میں درخشاں و تاباں ہیں۔ دعوت جلوت کی چیز ہے۔ اس لئے سب کو بے پردہ و بے نقاب نظر آئی۔ لیکن (میری کوتاہ نظر میں) اس حقیقت پر بہت کم لوگوں کی نظر پڑی کہ دعا کو سیرتِ نبویؐ میں کیا مقام حاصل ہے اور خود دعوت نبویؐ کی تاثیر و تسخیر میں اس کا کتنا بڑا حصہ ہے اور خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عبدیت کے اس شعبے کو عروج و ترقی کی کس حد تک پہنچایا۔ کس طرح آپؐ نے اس شعبے کا (جو عبدیت اور عبادت کے تمام شعبوں اور مظاہر کی طرح مُردہ و افسردہ ہوچکا تھا) احیاء اور اس کی تجدید فرمائی۔ پھر اس کی تکمیل اور تعمیم فرماکر دُنیا سے تشریف لے گئے۔

جن لوگوں کی مذاہب اور عقائد کی تاریخ پر گہری اور تفصیلی نظر ہے، وہ جانتے ہیں کہ اس

www.abulhasanalinadwi.org

دور میں جو جاہلیت کے نام سے موسوم ہے۔ عبد و معبود کے تعلق میں اتنا اضمحلال پیدا ہو گیا تھا۔ کہ دعا کا سرچشمہ، جو یقین اور محبت و خوف کے بغیر جاری نہیں ہو سکتا، اندر ہی اندر خشک ہو گیا تھا۔ عبد اپنے اور معبود کے متعلق اتنی غلط فہمیوں اور اتنی جہالتوں کا شکار تھا کہ اس کے اندر دعا کا جذبہ و تقاضا پیدا ہونا ہی مشکل تھا۔ دعا کے لئے اس ہستی کے یقین کی ضرورت ہے جس سے دعا کی جائے۔ پھر اس یقین کی کہ اس کو ہر طرح قدرت ہے اور دینے کے لئے اس کے پاس سب کچھ ہے۔ پھر اس یقین کی کہ اس کے در کے سوا کوئی اور در نہیں۔ پھر اس یقین کی کہ وہ خود بھی دینا چاہتا ہے اور محبت و رحمت، بخشش و عطا، احسان و انعام اس کی خاص صفت ہے اور کوئی لے کر اتنا خوش نہیں ہوتا جتنا وہ دے کر خوش ہوتا ہے۔ پھر اس یقین کی کہ مخلوق محتاجِ محض اور سرتاپا کشکول گدائی ہے۔ پھر اس یقین کی کہ وہ معبود اپنی ہر مخلوق سے دُنیا کی ہر چیز سے، یہاں تک کہ اس کی شہ رگ سے زیادہ سے زیادہ قریب ہے۔ وہ ہر ایک کی سُنتا ہے اور ہر ایک کی ہر حال میں مدد کر سکتا ہے۔

جاہلیت کی تاریخ پر نظر ڈالئے۔ ان میں سے ہر یقین کتنا نایاب اور مضمحل ہو چکا تھا اور ان حقائق میں سے ہر حقیقت کے بارے میں کتنے شبہات و حجابات اور کتنے توہمات اور مغالطے پیدا ہو چکے تھے۔ یونانی فلسفے کو "واجب الوجود" یا "مبدأ اول" کی صفات سے جتنا گریز و انکار اور صفات کی نفی اور مجرد بلا صفت ذات کے اثبات پر جتنا اصرار تھا۔ اس کے بعد

اس کے حلقۂ اثر میں دعا والتجا کا کیا امکان باقی رہ جاتا ہے۔ جس ذات کے متعلق کسی صفت کا علم نہیں، بلکہ اس سے ہر صفتِ کمال کی نفی کی جا رہی ہے اس سے سوال کرنے اور مدد چاہنے کے کیا معنی ہو سکتے ہیں؟ جس کو کارخانۂ قدرت میں کوئی دخل نہیں جو "عقل اول" کو پیدا کر کے "معطل" ہو گیا۔ جس "واحد" سے ایک ہی "واحد" کا صدور ہو سکتا ہے، اور وہ ہو چکا اس سے ہر دم اور ہر آن نئے نئے افعال و احکام کے صدور کی توقع کب حق بجانب ہو سکتی ہے؟

اس کے مقابلے میں مشرکانہ جاہلیت اور "دہنیت" نے صفاتِ الٰہیہ میں سے تقریباً ہر صفت کو کسی نہ کسی مخلوق کی طرف منسوب کر رکھا تھا۔ کوئی احیاء پر قادر تھا، کسی کے ہاتھ میں رزق تھا۔ کسی کا علم محیط و ہمہ گیر تھا۔ اور ہر "غیب" اس کے لئے "شہود" تھا۔ کسی کے لئے زمان و مکان کے حجابات اُٹھ چکے تھے، اور وہ اپنے پرستاروں کی ہر جگہ اور بیک وقت سب کی مدد کر سکتا تھا۔ اور ہر جگہ پہنچ سکتا تھا؛ دَقِسْ عَلٰی هٰذَا۔ ایسی حالت میں "الٰہ واحد" کی طرف رجوع کرنے اور اس کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے کا کیا امکان تھا؟ خصوصاً جب کہ وہ نظر سے اوجھل ہو اور مقامی آلہۂ نظر کے سامنے اور دسترس کے اندر ہوں۔ اسی کے ساتھ اس کو بھی ذہن میں رکھیئے کہ جاہلیت کے اس دور میں صفات و افعال الٰہیہ کا ذکر و تذکرہ بھی مفقود اور ان کا علم صحیح تقریباً معدوم ہو چکا تھا اور "آلہۂ کثیرہ" کی کارفرمائیوں اور کارسازیوں کی داستانوں سے مجلس معمور اور قلب و دماغ مسحور

www.abulhasanalinadwi.org

تھے۔ ایسی حالت میں وہ "ذہنی کیفیت بالکل فطرتی اور طبعی تھی جس کا قرآن مجید میں نقشہ کھینچا ہے کہ:۔

وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۖ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ۔ (الزمر ۴۵)

"اور جب کہ اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے، ان کے دل نفرت کرتے ہیں۔ اور اس کے سوا جب اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو فوراً خوش ہو جاتے ہیں"

بہر حال یونانی فلسفے نے اس مسلک کی بنا پر جو اس نے صفات کے بارے میں اختیار کیا تھا، دعا والتجا کا دروازہ ہی بند کر دیا تھا اور مشرکانہ جاہلیت نے صفاتِ الٰہیہ کو مخلوقات کی طرف منسوب کر کے دعا والتجا کا رُخ خدا سے موڑ کر بندوں کی طرف تبدیل کر دیا تھا۔ دونوں کا مجموعی نتیجہ یہ تھا کہ براہِ راست خدا سے طلب وسوال اور دعا والتجا کا رواج ہی تقریباً ختم ہو گیا تھا۔ زمانۂ بعثت میں پورے پورے ملک اور وسیع علاقوں میں ایسے چند آدمی بھی ملنے مشکل تھے، جن کو خدا سے دعا کرنے کی عادت اور اس کا سلیقہ ہو اور جو اس سے تسکین حاصل کرتے ہوں اور جو اس کی دعوت دیتے ہوں۔

خدا سے ہم کلامی

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ارواحنا وانفسنا فداہ) نے محروم ومحجوب انسانیت کو دوبارہ دعا کی دولت عطا فرمائی، اور بندوں کو خدا سے ہم کلام کر دیا اور دعا کی دولت کیا عطا فرمائی، بندگی کی بلکہ زندگی کی لذت اور عزت عطا فرمائی۔ اس مطرود انسانیت کو پھر اذن باریابی ملا اور آدم کا بھاگا ہوا فرزند پھر اپنے خالق ومالک کے آستانے کی طرف یہ کہتا ہوا واپس ہوا:

بندہ آمد بر درت بگریختہ آبروئے خود بعصیاں ریختہ

دعا سے محرومی کا ایک بڑا سبب جاہلیت کا یہ غلط تخیل تھا کہ خدا ہم سے بہت دور ہے، ہماری آواز وہاں کہاں پہنچ سکتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے یہ اعلان فرمایا اور مژدہ سنایا:۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ۔ (البقرہ: ۱۸۶)

"اور جب آپؐ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو میں نزدیک ہوں اور دعا کرنے والوں کی دعا قبول کرتا ہوں"

www.abulhasanalinadwi.org

دوسرا یہ غلط عقیدہ تھا کہ خدا کے سوا کوئی اور بھی نفع وضرر کا مالک اور انسانوں کی امداد واعانت پر قادر ہے۔ اس عقیدہ نے دعا اور استقامت کو "حقیقی نافع وضار" سے ہٹا کر خیالی معاونوں اور دادرسوں کی طرف متوجہ کر دیا تھا اور عالم کا عالم شرک وبت پرستی کا شکار تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری قوت ووضاحت کے ساتھ اس فرمان کا اعلان کیا جس میں آپؐ ہی کو خطاب کیا تھا۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

(یونس ۱۰۴ — ۱۰۷)

"کہہ دو اے لوگو! اگر تمہیں میرے دین میں شک ہے تو اللہ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو میں ان کی عبادت نہیں کرتا۔ بلکہ میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں اور یہ بھی کہ یکسو ہو کر دین کی طرف رُخ کیے رکھو اور مشرکوں میں نہ ہو اور اللہ کے سوا ایسی چیز کو نہ پکارو جو نہ تیرا بھلا کرے اور نہ بُرا۔ اور اگر پھر تو نے ایسا کیا تو بے شک ظالموں میں سے ہو جائے گا۔ اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اس کو کوئی ہٹانے والا نہیں اور اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچاتا ہے تو کوئی اس کے فضل کو پھیرنے والا نہیں۔ اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے اپنا فضل پہنچاتا ہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے۔"

پھر آپؐ نے صرف اسی کو واضح نہیں کیا کہ بندہ اپنے مالک سے دعا کر سکتا ہے، اور وہ اس کی سنتا ہے اور اس کی مدد کر سکتا ہے بلکہ آپؐ نے ثابت کیا کہ خدا کو دعا مطلوب ہے، اور وہ اس سے خوش اور راضی ہوتا ہے۔ بلکہ دعا نہ کرنے سے ناراض ہوتا ہے۔ دعا بندگی کا نہایت واضح اور مؤثر مظاہرہ ہے اور عدم دعا بندگی سے گریز اور استکبار وسرکشی کی علامت ہے۔ آپ کے اس اعلان نے دعا کا پایہ کہیں سے کہیں پہنچا دیا اور اس کو بندگی کے فعل اضطراری کے درجے سے اعلیٰ [illegible] اور قرب کے مقام تک پہنچا دیا۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ

www.abulhasanalinadwi.org

يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ

(المومنون: ۶۰)

"اور تمہارے رب نے فرمایا ہے کہ مجھے پکارو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا بے شک جو لوگ میری عبادت سے سرکشی کرتے ہیں۔ عنقریب وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔"

حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا نہ کرنا محض محرومی کا باعث نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا بھی باعث ہے۔ حدیث کے الفاظ ہیں:

مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ

"جو اللہ سے سوال نہیں کرتا، اللہ اُس سے ناراض ہوتا ہے۔"

پھر آپؐ نے اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ دعا کو مغزِ عبادت قرار دیا: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ۔ دعا کو رحمت و برکت کے دروازے کی کلید قرار دیا گیا اور فرمایا گیا:

مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ

"جس کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا، اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے۔"

اس طرح دعا کا شعبہ، جس کی زندگی میں کوئی جگہ نہیں رہی تھی۔ عبادت اور معابد بھی اس کے نور سے خالی ہو چکے تھے اور جاہلیت کے سالکین و مرتاض عباد و زہاد بھی

اس دولت سے محروم تھے۔ دوبارہ زندہ اور تازہ ہوا۔ اور یہ دولت اتنی عام ہوئی کہ کچھ رہے اس سے محروم آبی نہ خاکی

نبوتِ محمدیؐ کی تجدید اور اس کا عملِ تکمیل اسی پر ختم نہیں ہوتا۔ آپؐ نے دعا کرنا بھی سکھایا۔ آپؐ نے انسانیت کے خزانے کو اور دنیا کے ادب کو دعاؤں کے ان جواہرات سے مالا مال کیا جن کی نظیر اپنی آبداری اور درخشانی میں صحفِ سماوی کے بعد نہیں مل سکتی۔ آپؐ نے اپنے مالک سے اُن الفاظ میں دعا کی جن سے زیادہ مؤثر اور بلیغ الفاظ اور جن سے زیادہ موزوں و مناسب الفاظ انسان نہیں لا سکتا۔ یہ دعائیں مستقل معجزات اور دلائل نبوت ہیں۔ ان کے الفاظ شہادت دیتے ہیں کہ یہ ایک پیغمبر ہی کی زبان سے نکلے ہیں۔ ان میں نبوت کا نور ہے پیغمبر کا یقین ہے۔ عبدِ کامل کا نیاز ہے۔ محبوب ربّ العالمین کا اعتماد و ناز ہے۔ فطرتِ نبوتؐ کی معصومیت و سادگی ہے۔ دل دردمند و قلب مضطر کی بے تکلفی و بے ساختگی ہے۔ صاحب غرض و حاجت مند اور بارگاہ الوہیت کے ادب شناس کی احتیاط بھی دل کی جراحت اور درد کی کسک بھی ہے اور چارہ ساز کی چارہ سازی اور دل نوازی کا یقین و سرور بھی درد کا اظہار اور اس حقیقت کا اعلان بھی کہ

دردہا دادی و درمانی ہنوز

www.abulhasanalinadwi.org

صنفِ ادب

یہ دعائیں اپنی روحانی و معنوی قدر و قیمت کے علاوہ اعلیٰ ادبی قدر و قیمت کی حامل ہیں اور دنیا کے ادبی ذخیرے کے وہ نوادر و شہ پارے ہیں جن کی نظیر انسانی لٹریچر میں نہیں مل سکتی۔ بہت سے ناقدین ادب نے نجی خطوط کو اس وجہ سے ادب میں اعلیٰ مقام دیا ہے کہ وہ بے ساختہ اور تکلفات سے دور ہوتے ہیں اور ان میں دلی جذبات کی بے تکلف ترجمانی ہوتی ہے۔ لیکن ان کو معلوم نہیں کہ ؏

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں

ادب کی ایک صنف اور بھی ہے جس میں خطوط سے زیادہ بے تکلفی اور بے ساختگی پائی جاتی ہے۔ جس میں سارے حجابات اور اصطلاحات اُٹھ جاتے ہیں۔ جس میں صاحب کلام اپنا دل کھول کر رکھ دیتا ہے۔ اور اس کی زبان اس کے دل کی حقیقی ترجمان بن جاتی ہے۔ اور جب متکلم داد و تحسین سے بے پرواہ ہوتا ہے سامعین کی خاطر بات نہیں کرتا بلکہ اپنے دل کے تقاضے سے گویا ہوتا ہے۔ ادب عالی کی یہ صنف "دعا اور مناجات" ہے۔

ادب کا ایک اہم عنصر جسے ناقدین نے نظر انداز کیا ہے جو ادب میں حقیقی روح اور طاقت پیدا کرتا ہے اور اس کو بقائے دوام بخشتا ہے۔ صداقت اور خلوص ہے۔ اس

عنصر کی جیسی نمود "دعا و مناجات" میں پائی جاتی ہے۔ ادب کی کسی اور صنف میں نہیں پائی جا سکتی۔ پھر جب صاحبِ دعا صاحبِ درد بھی ہو اور اس کو اپنے درد دل کے اظہار پر اعلیٰ درجے کی قدرت بھی ہو، تو پھر اس کی زبان سے نکلے ہوئے لفظ ادب کا معجزہ بن جاتے ہیں۔ اور وہ الفاظ نہیں ہوتے بلکہ دل کے ٹکڑے اور آنکھ کے آنسو ہوتے ہیں۔ اور وہ صدیوں تک ہزاروں انسانوں کو تڑپاتے رہتے ہیں۔ پھر جب ان مطالب کو ادا کرنے والی زبان وہ ہو جو وحی کی گزرگاہ اور فصاحت و بلاغت کی شاہراہ ہو تو پھر ان کی تاثیر و اعجاز کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔

حدیث و سیرت کے دفتر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو دعائیں منقول ہیں۔ ان پر نظر ڈالیے۔ کیا کوئی بڑے سے بڑا ادیب اپنی بے بسی و کمزوری کا نقشہ کھینچنے کے لئے اپنا فکر و احتیاج بیان کرنے کے لئے اور دریائے رحمت کو جوش میں لانے کے لیے اس سے زیادہ مؤثر اس سے زیادہ دل آویز اور اس سے زیادہ جامع الفاظ لا سکتا ہے؟ ایک بار سفرِ طائف کا نقشہ سامنے لائیے اور مسافرِ طائف کے شکستہ دل اور خون آلود پاؤں پر نظر ڈالیے۔ پھر غربت و مظلومیت کی فضا میں ان الفاظ کو پڑھیے۔

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ اَشْکُوْ ضُعْفَ قُوَّتِیْ، وَ قِلَّةَ حِیْلَتِیْ، وَھَوَانِیْ عَلَی النَّاسِ، اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ. رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ

www.abulhasanalinadwi.org

وَأَنْتَ رَبِّيْ! اِلٰى مَنْ تَكِلُنِيْ؟ اِلٰى بَعِيْدٍ يَتَجَهَّمُنِيْ
اَمْ اِلٰى عَدُوٍّ مَلَّكْتَهُ اَمْرِيْ؟ اِنْ لَمْ يَكُنْ بِكَ
غَضَبٌ عَلَيَّ فَلَا اُبَالِيْ غَيْرَ اَنَّ عَافِيَتَكَ هِيَ اَوْسَعُ
لِيْ! اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ
وَصَلُحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، مِنْ اَنْ يَحِلَّ
عَلَيَّ غَضَبُكَ، اَوْ اَنْ يُنْزِلَ بِيْ سَخَطُكَ. لَكَ الْعُتْبٰى
حَتّٰى تَرْضٰى، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ.

"الٰہی اپنی کمزوری اور بے سروسامانی اور لوگوں کی تحقیر کے باعث تیرے سامنے فریاد کرتا ہوں۔ تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ درماندہ عاجزوں کا مالک تو ہی ہے اور میرا مالک بھی تو ہی ہے۔ مجھے کس کے سپرد کیا جاتا ہے؟ کیا بیگانہ ترش رو کے یا اس دشمن کے جو کام پر قابو رکھتا ہے؟ اگر مجھ پر تیرا غضب نہیں تو مجھے اس کی کچھ پروا نہیں۔ لیکن تیری عافیت میرے لئے زیادہ وسیع ہے۔ میں تیری ذات کے نور کی پناہ چاہتا ہوں جس سے سب تاریکیاں روشن ہو جاتی ہیں، اور دین و دنیا کے کام اس سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اس سے کہ تیرا غضب مجھ پر اترے یا تیری ناراضا مندی مجھ پر وارد

ہو۔ مجھے تیری ہی رضامندی اور خوشنودی درکار ہے اور نیکی کرنے یا بدی سے بچنے کی طاقت مجھے تیری ہی طرف سے ملتی ہے۔"

کیا کبھی جب ایسا وقت پیش آئے اور آپ کے دل کی کیفیت بھی یہی ہو تو آپ ان سے بہتر اور ان سے زیادہ موثر الفاظ لا سکتے ہیں۔ یا آپ کو دنیا کے ادبی ذخیرے میں اپنے دل کی ترجمانی کے لئے اس سے بہتر لفظ مل سکتے ہیں؟

اسی طرح میدان عرفات کا تصور کیجیے۔ ایک لاکھ چالیس ہزار کفن بر دوش انسانوں کا مجمع ہے۔ لبیک کی صداؤں اور حجاج کی دعاؤں سے فضا گونج رہی ہے۔ خدا کی شانِ بے نیازی اور عظمت و حیرت کا نقشہ سامنے ہے۔ انسانوں کے اس جنگل میں ایک برہنہ احرام پوش ایسا بھی ہے (فداہ ابی و امی) جس کے کاندھوں پر ساری انسانیت کا بار ہے جو ہر دیکھنے والے سے زیادہ خدا کی عظمت و جلال کا مشاہدہ کر رہا ہے۔ اور ہر جاننے والے سے زیادہ انسان کی درماندگی بے حقیقتی اور بے بسی سے واقف ہے۔ اس پُر تاثیر اور پُر ہیبت فضا میں اس کی آواز بلند ہوتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِيْ وَتَرٰى مَكَانِيْ وَتَعْلَمُ سِرِّيْ
وَعَلَانِيَتِيْ، لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ اَمْرِيْ، وَاَنَا
الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ

www.abulhasanalinadwi.org

الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهٖ. أَسْأَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمِسْكِيْنِ وَأَبْتَهِلُ إِلَيْكَ إِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ، وَأَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ، دُعَاءَ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ لَكَ عَبْرَتُهٗ وَذَلَّ لَكَ جِسْمُهٗ وَرَغِمَ لَكَ أَنْفُهٗ. اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ بِدُعَائِكَ شَقِيًّا، وَكُنْ بِيْ رَءُوْفًا رَحِيْمًا، يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ.

اے اللہ تو میری بات کو سنتا ہے اور میری جگہ کو دیکھتا ہے. میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے. تجھ سے میری کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی. میں مصیبت زدہ ہوں. محتاج ہوں. فریادی ہوں. پناہ جو ہوں. پریشان ہوں ہراساں ہوں، اپنے گناہوں کا اقرار کرنے والا ہوں. اعتراف کرنے والا ہوں تیرے آگے سوال کرتا ہوں جیسے بیکس سوال کرتے ہوں. تیرے آگے گڑگڑاتا ہوں. جیسے گنہگار ذلیل وخوار گڑگڑاتا ہے اور تجھ سے طلب کرتا ہوں. جیسے خوفزدہ آفت رسیدہ طلب کرتا ہے. جیسے وہ شخص طلب کرتا ہے جس کی گردن تیرے سامنے جھکی ہو اور اس کے آنسو بہہ رہے ہوں، اور تن بدن سے وہ تیرے آگے فروتنی کئے ہوئے ہو اور اپنی ناک تیرے سامنے رگڑ رہا ہو، اے

اللہ تو مجھے اپنے سے دعا مانگنے میں ناکام نہ رکھ اور میرے حق میں بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہو جا! اے سب مانگے جانے والوں سے بہتر! اے سب دینے والوں سے اچھے!"

کیا خدا کی عظمت وکبریائی اور اپنی ناتوانی اور بے نوائی اور فقر واحتیاج، عجز ومسکنت کے اظہار واقرار کے لئے اور رحمت خداوندی کو جنبش میں لانے کے لیے ان سے زیادہ پُرتاثیر، پرخلوص اور دل نشین الفاظ انسانی کلام میں مل سکتے ہیں اور اپنے دل کی کیفیت اور عجز ومسکنت کا نقشہ الفاظ میں اس سے بہتر کھینچا جاسکتا ہے؟ یہ الفاظ تو دریائے رحمت میں تلاطم پیدا کرنے کے لئے کافی ہیں. آج بھی ان الفاظ کو ادا کرتے ہوئے دل اُمنڈ آتا ہے. آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں اور رحمت خداوندی صاف متوجہ معلوم ہوتی ہے. رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کی ہزاروں رحمتیں کہ ایسی پُرکیف اور اثر آفریں دعا امت کو سکھا گئے اور "باب رحمت" پر اس طرح دستک دینا بتا گئے.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى عِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَكَ.

سب جانتے ہیں کہ ایک قوی اور غنی ذات، قادر مطلق، سلطان برحق، مالک الملک کو اپنی طرف متوجہ کرنے اور اس کی رحمت کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے اپنی عجز ودرماندگی، وبے چارگی کے زیادہ سے زیادہ اور موثر اظہار کی ضرورت ہوتی ہے اور اس

www.abulhasanalinadwi.org

اعتراف کی کہ ہم خاندانی وپشتی غلام۔ مملوک ابن مملوک اور اس درِ دولت و آستانۂ شاہی کے قدیم نمک خوار اور پروردۂ نعمت ہیں۔ جان و مال ہر چیز کے آپ مالک ہیں۔ کوئی چیز آپ کے قبضۂ قدرت سے باہر نہیں۔ ایسی حالت میں آپ ہی رحم نہ فرمائیں گے۔ اور آپ ہی خبر نہ لیں گے تو کون لے گا۔ دیکھئے کسی دُعا کے لئے اس سے بہتر تمہید اور مقصد کی کشائش کے لئے اس سے بہتر کلید ہو سکتی ہے؟

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ، نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ، مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِیَّ قَضَاءُكَ. اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ، اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ بَصَرِیْ وَجِلَاءَ حُزْنِیْ وَذِهَابَ هَمِّیْ.

اے اللہ میں بندہ ہوں تیرا اور بیٹا ہوں تیرے بندے کا۔ اور بیٹا ہوں تیری بندی کا۔ ہمہ تن تیرے قبضے میں ہوں۔ نافذ ہیں میرے بارے میں تیرا حکم، اور عین عدل ہے میرے باب میں تیرا فیصلہ۔ میں تجھے ہر اسم کے واسطے

سے جس سے تو نے اپنی ذات کو موصوف کیا ہے یا اس کو اپنی کتاب میں اُتارا ہے یا اُسے اپنی مخلوق میں سے کسی کو بتایا ہے، یا اپنے پاس اسے غیب ہی میں رہنے دیا ہے۔ درخواست کرتا ہوں کہ قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار بنا دے، اور میری آنکھ کا نور اور میرے غم کی کشائش اور میری تشویش کا دفعیہ!"

انسان کی ضروریات بے انتہا ہیں۔ ان میں انتخاب نہایت مشکل۔ ان سب کا سمیٹنا ناممکن۔ ایسی حالت میں انسان اپنی ضرورت کیا بیان کرے کیا بیان نہ کرے؟ ہم اپنے ہی حال پر غور کریں۔ اگر عرض مدعا کا موقع آئے تو ہمیں کیسی پریشانی پیش آئے اور بعد میں کیسی کیسی حسرت ہو کہ ع

بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

لیکن دیکھئے پیغمبرِ انسانیت نے انسانیت کی (بشرطیکہ وہ فطرت صحیحہ پر ہو) اور انسانی ضروریات کی کیسی جامع نمائندگی کی ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ. سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ

www.abulhasanalinadwi.org

وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں. وہ حلیم وکریم ہے. پاکی ہے اللہ کی جو عرش عظیم کا مالک ہے. سب تعریف اللہ کی ہے، جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے میں تجھ سے وہ اعمال وخصائل مانگتا ہوں جو تیری رحمت کو واجب کرنے والی ہیں. اور مغفرت کے یقینی اسباب اور ہر نیکی کی لوٹ اور ہر معصیت سے حفاظت. کوئی گناہ نہ چھوڑ جسے تو بخش دے. نہ کوئی تشویش جسے تو دور نہ فرمادے. نہ کوئی ایسی ضرورت جو تیری مرضی کے مطابق ہے جس کو پورا نہ فرمائے. اے ارحم الراحمین!"

ایک دوسری دعا میں فرماتے ہیں:-

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ. وَاَصْلِحْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ.

اے اللہ میرا دین درست رکھ جو میرے حق میں بچاؤ ہے اور میری دنیا

درست رکھ جس میں میری معاش ہے اور میری آخرت درست رکھ جہاں مجھے لوٹنا ہے اور زندگی کو میرے حق میں ہر بھلائی میں ترقی، اور موت کو میرے حق میں ہر بھلائی سے امن بنادے."

انسان لطف ومسرت کا کتنا حریص ہے لیکن اس کی نگاہ محدود اور کوتاہ ہے. وہ فانی لذت کا جویا اور ختم ہوجانے والی مسرت کا طالب ہے. آپؐ دعا فرماتے ہیں اور دعا ہی میں اس نکتہ کی تعلیم دے جاتے ہیں کہ اصل مانگنے کی چیز، غیر فانی عیش اور غیر مختتم مسرت ہے اور اصل مطلوب شے دوسری زندگی کی راحت اور دیدار الٰہی کی لذت ہے.

اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَاَسْاَلُكَ الرِّضَاءَ بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ.

اے اللہ تجھ سے ایسی نعمت مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو. ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک جو جاتی نہ رہے، اور میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرے حکم (تکوینی) پر رضامند رہنا اور موت کے بعد خوش عیشی اور تیرے دیدار کی لذت اور تیری دید کا شوق.

ایمان کی دولت کے بعد اخلاق حسنہ بڑی نعمت ہیں. جس نے اپنے متعلق خبر دی ہے کہ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ، میری بعثت کی ایک اہم غرض مکارم اخلاق کی تکمیل

www.abulhasanalinadwi.org

ہے۔ وہ مکارم اخلاق کی اہمیت کیسے محسوس نہ کرے گا۔ اور اس کی باریکیوں اور نزاکتوں پر اس کی نظر کیسے نہ ہوگی؟ ماثور دعاؤں کا ایک بڑا حصہ اخلاق وصفات حسنہ سے متعلق ہے۔ اور ان دعاؤں میں ایسی اخلاقی حقیقتیں اور ایسے نفسیاتی نکتے بیان کئے گئے ہیں جو علمائے اخلاق وعلم النفس کے لئے مستقل موضوع مطالعہ ہیں۔ پہلے تو آپ کی ایک جامع دعا پڑھیئے۔ پھر مختلف اخلاق انسانی پر ادعیہ ماثورہ کا مطالعہ کیجئے۔ تہجد کی ایک دعا میں ارشاد فرماتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَهْدِیْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ. وَقِنِیْ سَیِّئَ الْاَعْمَالِ وَسَیِّئَ الْاَخْلَاقِ، لَا یَقِیْ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ.

اے اللہ مجھے بہترین اعمال اور بہترین اخلاق کی توفیق وراہنمائی فرما بہترین اعمال واخلاق کی راہنمائی تو ہی فرما سکتا ہے اور مجھے بُرے اعمال واخلاق سے بچا۔ بُرے اعمال واخلاق سے تو ہی بچا سکتا ہے۔"

آئینہ دیکھ کر انسان کو اپنے اعضاء کے تناسب اور "احسن تقویم" کی صداقت کا احساس ہوتا ہے۔ اس موقع پر بھی اخلاق کی اہمیت کا احساس دلایا گیا ہے۔ اور حسن صورت کی دعا کی تعلیم دی گئی ہے۔ کہ ان دونوں کی جامعیت کے ساتھ انسان خلیفۃ اللہ ہے

آئینہ دیکھ کر ارشاد ہوتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ.

"اللہ تعالیٰ کا شکر اور تعریف ہے۔ اے اللہ تو نے میری صورت اچھی بنائی تو سیرت بھی اچھی کر دے۔"

کامل زندگی اور "حیات طیبہ" کی تکمیل ایمان، صحت اور حسن اخلاق کے مجموعہ سے ہوتی ہے۔ ایک دعا میں ارشاد ہوتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِیْ اِیْمَانٍ وَاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ.

"اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں تندرستی ایمان کے ساتھ اور ایمان حسن اخلاق کے ساتھ۔"

ایک دوسری دعا میں ہے:

وَاَسْئَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِیْمًا وَخُلُقًا مُسْتَقِیْمًا.

"تجھ سے مانگتا ہوں سچی زبان اور قلب سلیم اور اخلاق صحیح۔"

اخلاق کی ان عمومی اور اجمالی دعاؤں کے ساتھ بعض ایسے محاسن اخلاق کی دعا کی گئی ہے اور اس کے ذریعہ امت کو ان کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، جو بڑے

www.abulhasanalinadwi.org

لطیف اور باریک ہیں، اور کمال اخلاق کے لئے معیار کا درجہ رکھتے ہیں۔ تکمیل ایمان اور کمال انسانیت وشرافت وتقویٰ کی ایک علامت یہ ہے کہ خدا کے عاجز ومسکین بندوں سے محبت ہو۔ اہل دولت وقوت کی توقیر اور ان سے محبت کرنے والے تو عام ہیں۔ مگر فقراء ومساکین سے محبت کرنے والے بہت کمیاب ہیں۔ یہ اخلاق کا اعلیٰ درجہ ہے اور محض توفیق الٰہی پر منحصر ہے۔ ایک دعا میں ارشاد ہوتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنَ۔

اے اللہ میں تجھ سے توفیق چاہتا ہوں، نیکیوں کے کرنے کی اور برائیوں کو چھوڑنے کی اور غریبوں کے ساتھ محبت کی۔"

دنیا میں رواج دوسروں کو چھوٹا اور اپنے کو بڑا سمجھنے کا ہے۔ اس مرض سے صرف وہی برگزیدہ نفوس نکل سکتے ہیں جن کا تزکیہ ہو چکا ہو اور ان پر فضلِ الٰہی ہو۔ اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو بہت کم نفوس اس خود پرستی اور خود بینی سے بچ سکتے ہیں۔ ؎

ہوس سینے میں چھپ چھپ کر بنالیتی ہیں تصویریں

اس کے لئے اہتمام دعا کی ضرورت ہے کہ یہ مرض مشکل سے نظر آتا ہے اور اس سے چھٹکارا حاصل ہوتا ہے۔ سید المخلصین خود اپنے حق میں اس طرح دعا فرماتے ہیں اور گویا

اُمت کو تعلیم دیتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَاجْعَلْنِیْ شَکُوْرًا، وَاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرًا۔

اے اللہ مجھے بڑا صبر کرنے والا بنادے اور مجھے بڑا شکر کرنے والا بنادے اور مجھے میری نظر میں چھوٹا بنادے۔ اور دوسروں کی نظر میں بڑا بنادے۔"

ظاہر وباطن کی مطابقت اور دونوں کا جمال وصلاح نعمت خداوندی ہے اور وہ دولت خاص ہے جس کے لئے اہتمام دعا کی ضرورت ہے معلّم اخلاق فرماتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِنْ عَلَانِیَتِیْ وَاجْعَلْ عَلَانِیَتِیْ صَالِحَۃً۔

اے میرے اللہ میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر کردے، اور میرے ظاہر کو صالح بنادے۔"

اس کی مزید تفصیل اس دعا میں ملاحظہ فرمائیے:

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَاءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْکِذْبِ وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ۔

www.abulhasanalinadwi.org

"اے اللہ میرے دل کو نفاق سے پاک کردے اور میرے عمل کو ریا سے
اور میری زبان کو جھوٹ سے میری آنکھوں کو خیانت سے۔ تجھ پر تو روشن ہیں
آنکھوں کی چوریاں بھی اور دل جو کچھ چھپائے رکھتے ہیں"

پیغمبر انسانیت نے دعا میں انسانوں کی طرف سے انسانی ضروریات کی بھی ایسی مکمل نیابت کی ہے کہ قیامت تک آنے والے انسانوں کو ہر زمان و مکان میں ان دعاؤں میں اپنے دل کی ترجمانی، اپنے حالات کی نمائندگی اور اپنے اطمینان کا سامان ملے گا۔ اور بہت سی وہ ضرورتیں ملیں گی جن کی طرف آسانی سے ایک انسان کا ذہن جانا مشکل ہے۔ مثال کے طور پر یہ دعا پڑھیے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ۔ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمَقَامَةِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَمِنَ الْجُوْعِ، فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ وَاَنْ نَّرْجِعَ عَلٰى اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا وَمِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

وَمِنْ يَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ.

"اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ ناپسندیدہ اعمال و اخلاق اور نفسانی خواہشوں اور بیماریوں سے اور ہم تیری پناہ میں آتے ہیں۔ ہر اس چیز سے جس سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے اور مستقل قیام گاہ میں بُرے پڑوسی سے (اس لئے کہ سفر کا ساتھی تو چل ہی دیتا ہے) اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمنوں کے طعنے سے اور بھوک سے کہ وہ بُری ہم خواب ہے اور خیانت سے کہ وہ بُری ہمراز ہے اور اس سے کہ ہم پچھلے پیروں لوٹ جائیں یا فتنہ میں پڑ کر دین سے الگ ہو جائیں اور سارے فتنوں سے جو ظاہری ہوں یا باطنی۔ اور بُرے دن سے اور بُری رات سے اور بُری گھڑی سے اور بُرے ساتھی سے"

رزق کس کو مطلوب نہیں؟ مگر کتنے آدمیوں کی اس حقیقت پر نظر ہے کہ فراخ روزی کی سب سے زیادہ ضرورت عمر کے اس مرحلہ میں ہے جب مشکلات و تنگی کا تحمل کم، محنت اور کسب معاش کی قوت مفقود اور قویٰ مضمحل ہو جاتے ہیں۔ اور قدرتی طور پر راحت اور فراخ دستی کی طلب زیادہ ہوتی ہے۔ معلم حکمت نے کیا حکمت کی بات فرمائی ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَیَّ عِنْدَ کِبَرِ سِنِّیْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِیْ.

"اے اللہ میری سب سے زیادہ کشادہ روزی میرے بڑھاپے اور میرے خاتمے کے وقت کر۔"

صرف رزق پر ہی اکتفا نہیں۔ عمر کا یہ آخری حصہ ہر اعتبار سے بہتر اور کامیاب تر ہونا چاہیے۔ ارشاد ہوتا ہے:

وَاجْعَلْ خَیْرَ عُمُرِیْ اٰخِرَہٗ وَخَیْرَ عَمَلِیْ خَوَاتِیْمَہٗ وَخَیْرَ اَیَّامِیْ یَوْمَ اَلْقَاکَ فِیْہِ.

میری عمر کا بہترین اس کا آخری حصہ کرنا۔ میرا بہترین عمل میرا آخر ترین عمل کرنا اور میرا بہترین دن وہ کرنا جس میں تجھ سے ملوں۔"

نعمت و مسرت بڑی مسرت کی چیز ہے لیکن جو مسرت و نعمت بے سان و گماں اور اچانک ہے۔ اُس کی مسرت ہی کچھ اور ہے۔ اسی طرح مصیبت اگر ایک بار پناہ مانگنے کی چیز ہے تو جو مصیبت اچانک اور ناگہانی پیش آئے وہ سو بار پناہ مانگنے کی چیز ہے۔ جن لوگوں کو اس سے کبھی سابقہ پڑا ہو وہ اس کی چوٹ کو جانتے ہیں لیکن کتنے آدمیوں کو اس سے پناہ مانگنے کا خیال اور توفیق ہوتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس

حقیقت کو بھی اپنی جامع و مانع دعاؤں میں فراموش نہیں فرمایا۔ اوّل الذکر کی دعا کی اور ثانی الذکر سے پناہ مانگی۔ ارشاد ہوتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فُجَاءَۃِ الْخَیْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فُجَاءَۃِ الشَّرِّ.

"اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں بھلائی غیر متوقع اور ناگہانی برائی سے تیری پناہ۔"

اسی طرح عیش و فراخی اور خوشی و خرمی کے بعد فقر و فاقہ اور تنگ دستی و پریشان حالی پناہ مانگنے کی چیز اور ایک بڑی ابتلا ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہتمام کے ساتھ اس سے پناہ مانگی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَاءَۃِ نِقْمَتِکَ.

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری نعمت کے چھٹ جانے سے اور تیری سلامتی کے ہٹ جانے سے اور تیرے انتقام کی ناگہانی سے۔"

درازی عمر ہمیشہ سے انسانوں کی خواہش رہی ہے اور لوگ ہمیشہ ایک دوسرے کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ایسی عمر کو قوی جواب دے جائیں اور انسان مفلوج و معذور

www.abulhasanalinadwi.org

اور دوسروں کا دست نگر ہو کر رہ جائے، اللہ سے پناہ مانگنے کی چیز ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْھَرَمِ وَمِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ۔

اے اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں کم ہمتی سے اور سستی سے اور بزدلی سے اور انتہائی کبرسنی سے اور اس سے کہ ناکارہ عمر تک پہنچوں۔"

لوگ دولت و رزق کو منتہیٰ سمجھتے ہیں۔ یہ نہیں جانتے کی نفس حریص کے ساتھ دولت و رزق کی بڑی سے بڑی مقدار ناکافی ہے۔ وہ نفس جو کبھی قانع و آسودہ نہ ہو۔ انسان اور تمام دنیا کے لئے ایک بلا ہے۔ حکیم ربانی نے اس سے پناہ مانگی ہے۔ اور ہمیں اس سے پناہ مانگنے کی تلقین کی ہے۔ اسی طرح وہ علم جو انسان میں خشیت و تقویٰ نہ پیدا کرے اور لوگ اس سے کچھ فیض نہ پائیں۔ نیز وہ دل بے باک جو خدا کے خوف سے خالی ہو۔ پناہ مانگنے کی چیزیں ہیں کہ انھوں نے انسان کے ساتھ وہ کیا ہے جو دشمن بھی نہیں کرتا۔ ایک ہی دعا میں ان کو جمع فرمایا جاتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ۔ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ۔

"اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے جو ڈر نہ جانے اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے اور ایسے نفس سے جو آسودہ ہونا نہ جانے، اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے۔ میں تجھ سے ان چار باتوں سے پناہ چاہتا ہوں۔"

انسان کی بنیادی اور واقعی ضرورتوں میں سے جیسے فراخ روزی ہے ویسے ہی وسیع گھر ہے۔ کسی زمانے میں بھی اس کی اہمیت کم نہ ہوئی اور اس زمانے میں تو اس کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ وہ زندگی کا اہم مسئلہ بن گیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی نظر کے سامنے ہے کہ اصل مسئلہ گھر کا وسیع ہونا نہیں ہے اصل مسئلہ گھر کا کافی ہونا، اور اس میں وسعت محسوس کرنا ہے۔ اگر وسعت کا احساس نہیں ہے تو وسیع سے وسیع گھر طبع حوصلہ مند کے لئے تنگ اور ناکافی معلوم ہوگا۔ یہی احساس حقارت و عدم کفایت اس زمانے میں تمدن اور اقتصادی نظام کے لئے لاینحل مسئلہ بن گیا ہے۔ پیغمبر حکیم فراخ روزی اور وسیع گھر کی بجائے اس کی دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ رزق میں فراخی اور گھر میں وسعت عطا فرمائے۔ دونوں میں جو فرق ہے وہ نگاہ نکتہ شناس سے مخفی نہ ہوگا۔ ارشاد ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ۔

"اے اللہ مجھے میرے گناہ بخش دے اور مجھے میرے گھر میں وسعت دے

www.abulhasanalinadwi.org

اور مجھے میرے رزق میں برکت دے۔"

سفر زندگی کی ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ مسلمان کا کوئی اہم قدم اور اہم حرکت بھی دعا اور خیر طلبی سے خالی نہیں ہونی چاہیئے۔ سفر تو ایسا اقدام ہے جس کے لیے بہت زیادہ خیر طلبی اور دعا کی ضرورت ہے۔ مسافر گھر اور گھر والوں کو چھوڑتا ہے۔ طویل سفر نئے مقامات نئے لوگوں سے اسے سابقہ پڑتا ہے۔ ایک مدت تک اپنے گھر اور گھر والوں سے جدا رہتا ہے۔ اس کا دل فکروں اور تمناؤں سے معمور رہتا ہے، پیچھے کی فکر، آگے کی تمنا، سفر کا اہتمام، راستے کی تکان، منزل کی دوری، مقاصد کی فکر اس کے دل و دماغ کو مشغول رکھتی ہے۔ ان میں سے ہر مرحلہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی اعانت اور حفاظت کی ضرورت ہے۔ دیکھئے اس مختصر سی دعا میں کس طرح ان سب ضروریات اور احساسات کی نمائندگی کی گئی ہے۔ بڑے غور و فکر اور اعلیٰ ذہانت سے بھی اس سے زیادہ جامع دعا ترتیب دینی مشکل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَ الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَاتَرْضٰى۔ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَ الْاَرْضِ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ

مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَابَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ۔

"اے اللہ ہم تجھ سے اپنے سفر میں نیکی اور تقویٰ اور تیری خوشنودی کے کام چاہتے ہیں اے اللہ ہم پر یہ سفر آسان کر دے اور زمین کا فاصلہ طے کر دے۔ اے اللہ تو سفر میں رفیق اور گھر والوں میں نائب ہے۔ اے اللہ میں سفر کی مشقت ناگوار منظر اور اہل میں بری واپسی سے پناہ چاہتا ہوں۔"

لیکن صرف سفر ہی اہتمام و دعا کا مستحق نہیں۔ جس نئی بستی میں انسان داخل ہو وہاں کی خیر طلب کرنے کی ضرورت ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ آپ جب کبھی کسی نئی بستی میں داخل ہوتے تھے تو تین مرتبہ فرماتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا۔ پھر فرماتے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا

اے اللہ ہمیں اس کا رزق عطا فرما۔

مسافر کو اور پھر جب مسافر داعی اور صاحب پیغام بھی ہو، خاص طور پر اس کی ضرورت ہے کہ اس بستی کے سب رہنے والے کی محبت حاصل ہو تاکہ وہ پوری راحت پائے اور اس کا پیغام سب کے دل میں گھر کر لے۔ لیکن ایک صاحب عقیدہ اور دین دار مسلمان کو اپنے دین و اعتقاد کی رو سے انہی کی محبت کو اپنے دل میں جگہ دینی چاہیے، جو اہل اصلاح او

www.abulhasanalinadwi.org

اہل دین ہوں. اسی لئے دعا میں فرمایا گیا ہے:

وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِىْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا.

"اے اللہ ہمیں اس کے رہنے والوں کی نگاہ میں محبوب کردے اور اس کے باشندوں میں سے جو نیک لوگ ہوں ان کو ہماری نگاہ میں محبوب بنا دے"

صرف سفر یا کوئی اہم منزل ہی اس کی مستحق نہیں کہ مومن اس کے لئے دعا کرے اور اپنے مالک سے خیر طلب کرے. زندگی کا ہر نیا دن اور ہر نئی رات اس کی مستحق ہے کہ بندہ اس دن کے خیر کی طلب اور اس دن یا رات کے شر سے پناہ مانگے اور اس کی دعا کرے کہ اس دن یا رات کی برکتوں اور کامیابیوں سے اس کو حصہ وافر ملے اور اس کی شہادت دے کہ ملک اللہ کا ہے. ہر تغیر اور تجدد کے موقع پر اس حقیقت کا استحضار کرے. حدیث میں آتا ہے کہ آپ شام کو یہ دعا فرماتے تھے:

اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِىْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا. رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ

وَسُوْءِ الْكِبَرِ. رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِى النَّارِ وَعَذَابٍ فِى الْقَبْرِ.

"یہ شام اس حالت میں ہو رہی ہے کہ ہم اور یہ ساری کائنات اللہ کی سلطنت ہے. سب تعریف اسی کی ہے. اس کے سوا کوئی معبود نہیں. اسی کی سلطنت ہے. اسی کی تعریف ہے. اور وہی ہر چیز پر قادر ہے. میرے پروردگار میں تجھ سے اس رات اور اس کے بعد کی رات کی خیر طلب کرتا ہوں. اور اس رات اور بعد کے شر سے پناہ مانگتا ہوں. پروردگار تیری پناہ سستی سے اور کبر سنی کی برائی سے. تیری پناہ جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے"

اسی طرح صبح کو الفاظ کے تغیر کے ساتھ فرماتے

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ ..... الخ

ایک اور حدیث صبح کے وقت ان الفاظ کی تعلیم دی گئی ہے:

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَمِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهٗ.

www.abulhasanalinadwi.org

"صبح اس حالت میں ہوئی کہ ہم اور سارا عالم اللہ کی سلطنت ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے اس دن کی خیر، فتح، نصرت، نور، برکت اور ہدایت مانگتا ہوں۔ اور اس دن کے شر اور اس کے بعد کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔"

لیکن سب سے زیادہ ڈرنے اور پناہ مانگنے کی چیز اپنے نفس کا شر ہے اور اپنا شر ہے دنیا میں بڑی بڑی تباہیاں انسان ہی کے شر سے آئی ہیں۔ اور دین و دنیا کا نقصان اسی شر نفس کا نتیجہ ہے۔ آپؐ نے بار بار اس سے پناہ مانگی ہے۔ صبح کی دعاؤں میں پڑھیے:

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُوْنَ اَنَّكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ. فَاِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ اَنْفُسِنَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَشِرْكِهٖ. وَاَنْ نَقْتَرِفَ سُوْٓءًا اَوْ نَجُرَّهٗٓ اِلٰى مُسْلِمٍ.

اے اللہ آسمانوں اور زمینوں کے خالق! غیب و شہود کے جاننے والے تو ہر چیز کا مالک ہے اور فرشتے بھی شہادت دیتے ہیں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہم تجھ سے اپنے نفس کی برائی سے اور شیطان رجیم کے شر اور

شرکت سے پناہ چاہتے ہیں۔ اور اس سے کہ ہم اپنے حق میں کسی شر کا ارتکاب کریں یا کسی مسلمان تک پہنچائیں۔

ایک اور دعا کے الفاظ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ قِنِيْ شَرَّ نَفْسِيْ وَاَعْزِمْ لِيْ رُشْدَ اَمْرِيْ.

"اے اللہ مجھے میرے نفس کی برائی سے محفوظ رکھ اور مجھے میرے امور کی اصلاح کی ہمت دے۔"

ایک اور دعا کے الفاظ ہیں:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ. اَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ.

"اے حی، اے قیوم! میں تیری رحمت کے واسطے سے تجھ سے فریاد کرتا ہوں کہ میرے سارے حال کو درست کر دے، اور مجھے ایک لمحے کے لئے بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر۔"

اس شر سے اور مصیبت سے پناہ اور حفاظت کے لئے سب سے بڑا حصار خشیت الٰہی ہے۔ اسی طرح مصائب کے اثر کو کم کرنے والی چیز صرف یقین ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا:

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا

www.abulhasanalinadwi.org

وَبَيْنَ مَعَاصِيْنَا ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا.

اے اللہ ہمیں اپنی خشیت سے اتنا حصہ دے کہ ہمارے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے اور اپنی طاعت سے اتنا حصہ کہ تو ہمیں اس کے ذریعہ سے جنت میں پہنچا دے اور یقین سے اتنا حصہ کہ اس سے تو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے۔"

ان شرور و معاصی کا سرچشمہ اور ان کا ایک قومی اور اہم سبب دنیا کی محبت اور اس کا مقصود اعظم ہونا ہے۔

حُبُّ الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ مزاج و مذاق نبوی یہ ہے کہ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ (اے اللہ زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے)۔ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ۔ اسی دعا کے آخر میں فرمایا گیا ہے۔

وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا۔

"اور نہ دنیا کو ہمارا مقصود اعظم بنا اور نہ ہماری معلومات کی انتہا اور نہ ہماری رغبت کی منزل مقصود اور ہم پر اس کو حاکم نہ کر جو ہم پر نامہربان ہے۔"

دین کو جو چیز آسان و مرغوب بناتی ہے، مصیبتوں سے طبعی نفرت پیدا کرتی ہے، دنیا کی محبت کو ریشہ ریشہ سے نکالتی ہے اور اس کی بڑی سے بڑی عظمت کو دل و نگاہ سے گراتی ہے۔ بڑے بڑے امتحانوں میں قدم کو جماتی ہے اور دل کو تھامتی ہے، وہ حقیقی محبت الٰہی ہے۔ جس کا دل اس محبت کا لذت آشنا ہو گیا اس کے دل کو نہ کوئی جلال مرعوب کر سکا، نہ کوئی جمال مسحور کر سکا ؎

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو عجب چیز ہے لذت آشنائی

ضابطہ کا تعلق یا قانونی اطاعت اس محبت کا قائم مقام نہیں ہو سکتا کہ ضابطہ چور دروازے بھی پیدا کر لیتا ہے۔ تاویلیں اور قانونی موشگافیاں بھی جانتا ہے اکتاتا بھی ہے، تھکتا بھی جاتا ہے لیکن محبت تاویل سے ناآشنا اور تکان و اکتاہٹ سے بیگانہ ہے کہ وہ زخم بھی ہے مرہم بھی۔ راہ بھی ہے اور منزل بھی ؎

عاشقاں را خستگی راہ نیست عشق خود راہ است و ہم خود منزل است

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے اہتمام سے اس محبت الٰہی کی دعا فرمائی ہے۔ ایک دعا کے الفاظ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔

www.abulhasanalinadwi.org

"اے اللہ اپنی محبت مجھے پیاری کردے میری جان سے اور میرے گھر سے اور سرد پانی سے بھی بڑھ کر"

ایک اور دعا کے الفاظ ہیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ الْاَشْیَاءِ اِلَیَّ، وَاجْعَلْ خَشْیَتَكَ اَخْوَفَ الْاَشْیَاءِ عِنْدِیْ، وَاقْطَعْ عَنِّیْ حَاجَاتِ الدُّنْیَا بِالشَّوْقِ اِلٰی لِقَاءِكَ، وَاِذَا اَقْرَرْتَ اَھْلَ الدُّنْیَا مِنْ دُنْیَاھُمْ، فَاَقْرِرْ عَیْنِیْ مِنْ عِبَادَتِكَ.

"اے اللہ اپنی محبت کو میرے لئے تمام چیزوں سے محبوب تر اور اپنے ڈر کو میرے لئے تمام چیزوں سے خوف ناک تر بنادے اور مجھے اپنی ملاقات کا شوق دیکر دنیا کی حاجتیں مجھ سے قطع کردے اور جہاں تو نے دنیا والوں کی آنکھیں اُن کی دنیا سے ٹھنڈی کر رکھی ہیں. میری آنکھ اپنی عبادت سے ٹھنڈی رکھ"

ایک اور دعا کے الفاظ ہیں:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یَنْفَعُنِیْ حُبُّهٗ

عِنْدَكَ. اَللّٰھُمَّ نَعَمْ مَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ. اَللّٰھُمَّ وَمَا زَوَیْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ.

"اے اللہ مجھے اپنی محبت نصیب کر اور اس شخص کی بھی محبت جس کی محبت تیرے نزدیک میرے حق میں نافع ہو. یا اللہ جس طرح تو نے مجھے وہ دیا جو مجھے پسند ہے، اسے میرا معین بھی اس کام میں بنادے جو تجھے پسند ہے. اے اللہ تو نے جو دور رکھا ہے مجھ سے ان چیزوں میں سے جو مجھ کو پسند ہیں تو اسے میرے حق میں ان چیزوں کے لیے موجب فراغ بنادے جو تجھے پسند ہیں"

لیکن یہ محبت، یہ اطاعت، یہ توفیق، عبادت، یہ ذکر و شکر کی دولت سب اس کی اعانت و عنایت پر منحصر ہے. اس لیے محبوبِ خدا نے اپنے ایک محبوب صحابی کو پُر محبت الفاظ میں تاکید فرمائی ہے.

یَا مُعَاذُ: وَاللّٰهِ لَاُحِبُّكَ! اُوْصِیْكَ یَا مُعَاذُ، لَا تَدَعَنَّ فِیْ كُلِّ صَلَاةٍ اَنْ تَقُوْلَ: اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.

www.abulhasanalinadwi.org

"اے معاذ! واللہ مجھے تم سے محبت ہے! میں تمہیں تاکید کرتا ہوں
یہ دعا کسی نماز میں ترک نہ ہو کہ اے اللہ میری اپنے ذکر، اپنے شکر
اور اپنی اچھی عبادت پر مدد فرما۔"

یہ ہیں حدیث کی وہ دعائیں جن میں نبوت کا نور و یقین۔ انبیاء کا علم و حکمت اور اس معرفت و محبت کی پوری تجلیات ہیں، جو انبیاء علیہم السلام کی خصوصیت اور اور سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امتیاز خاص ہے جس طرح چہرۂ نبوی پر نظر پڑتے ہی عبداللہ بن سلام کی طبع سلیم نے شہادت دی تھی:

وَاللّٰہِ ھٰذَا لَیْسَ بِوَجْہِ کَذَّابٍ

"بخدا یہ کسی دروغ گو کا چہرہ نہیں ہو سکتا"

اسی طرح ان دعاؤں کو پڑھ کر قلب سلیم شہادت دیتا ہے کہ یہ نبی معصوم کے سوا کسی کا کلام نہیں ہو سکتا۔

عارف رومیؒ نے دونوں کے متعلق شہادت دی ہے ؎

در دلِ ہر کس کہ دانش رامزہ است
رو و آوازِ پیمبر معجزہ است

کمالاتِ نبوت اور علمِ نبوت کی معرفت و شناخت کے لئے جس طرح سیرت

کے ابواب اور اعمال و اخلاق و عبادات ہیں، اسی طرح ایک دلیل نبوت اور معجزہ نبوی یہ ادعیۂ ماثورہ ہیں۔ کتنی خوش قسمت ہے وہ امت جس کو نبوت کی وراثت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں دین و دنیا کا خزانہ، غیب کی نعمتوں اور دولتوں کی یہ کنجیاں ملیں! اور کتنی بدقسمتی اور پست ہمتی ہے اگر اس سے فائدہ نہ اُٹھایا جائے۔

www.abulhasanalinadwi.org

محمد یوسف اصلاحی کی چند مفید کتابیں

قرآنی تعلیمات متفرق موضوعات کے تحت قرآن کی آیات کا بصیرت افروز انتخاب، قرآن کے طلبہ کے لئے نادر تحفہ۔

تفسیر سورۂ یٰسٓ قرآن فہمی کا ذوق پیدا کرنیوالی اپنے انداز کی منفرد تفسیر عام فہم و دلنشین اور اثر انگیز۔

شمع حرم حضرت عائشہ رضؓ کی روایت کردہ چالیس حدیثیں، آپؐ کے حالاتِ زندگی، خواتین کے لئے نادر تحفہ۔

درسِ قرآن قرآن کے منتخب حصّوں کی نہایت ہی دلنشین تشریح، مسلمانوں کی محفلوں میں پڑھ کر سنانے کی کتاب۔

آسان فقہ اردو زبان میں فقہ پر نہایت ہی مستند، عام فہم اور مفید مجموعہ۔ ہر گھرانے کی ضرورت

شعورِ حیات ذکریٰ کے اداریوں کا پہلا فکر انگیز اور ولولہ خیز مجموعہ۔

اسلامی معاشرہ خوشگوار ازدواجی زندگی کے اصول و آداب، خواتین اور لڑکیوں کیلئے خاص تحفہ۔

حسنِ معاشرت اولاد اور والدین کے حقوق و فرائض پر نہایت ہی مؤثر اور شگفتہ کتاب۔

گلدستۂ حدیث روزمرہ کام آنیوالی چالیس حدیثیں اور انکی عام فہم تشریح (جیبی سائز)

داعیٔ اعظمؐ سچے واقعات سے ترتیب دی ہوئی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے صرف چار پہلوؤں پر بہت ہی اثر انگیز، مفید اور ایمان کو تازہ کرنیوالی کتاب۔

تفہیم الحدیث انفرادی تربیت اور اجتماعی اخلاق و معاملات سے متعلق ۴۰ حدیثوں کا اعراب کے ساتھ متن، ترجمہ اور انتہائی دلنشین اور مؤثر تشریح۔

ذکرِ رسولؐ سیرتِ رسولؐ پر انوکھے انداز کی مختصر مگر بہت ہی اثر انگیز کتاب۔ میلاد رسولؐ کی محبوب کے لئے مفید تحفہ۔

روشن ستارے اسلاف کے ولولہ انگیز واقعات اور کارنامے، ایمان کو تازہ کرنے اور عمل پر ابھارنے والی کتاب

دین کیا ہے؟ فکر و نظر اور سعی و عمل کی درستی کا تمام تر دار و مدار دین کے صحیح تصور پر ہے جیبی سائز، عمدہ اور خوبصورت کتاب۔

برائیوں کے طوفان میں آپ کیا کریں؟ اُمّتِ مسلمہ کے ایک فرد ہونے کی حیثیت سے موجودہ حالات میں آپ کی منصبی ذمہ داری کیا ہے۔ نہایت ہی مؤثر اور رقّت انگیز کتاب۔

خاندانی استحکام خاندانی نظام کو درست اور مستحکم رکھنے کے آداب، احکام اور شرائط، مفید ترین کتاب۔

آدابِ زندگی قرآن و سنت کی روشنی میں زندگی کے مختلف شعبوں سے متعلق اسلامی ہدایات اور اسلامی تعلیمات کے آداب و احکام اپنے موضوع پر مردوں عورتوں نوجوانوں کے لئے اور سب کے لئے ایک مکمل کتاب

www.abulhasanalinadwi.org

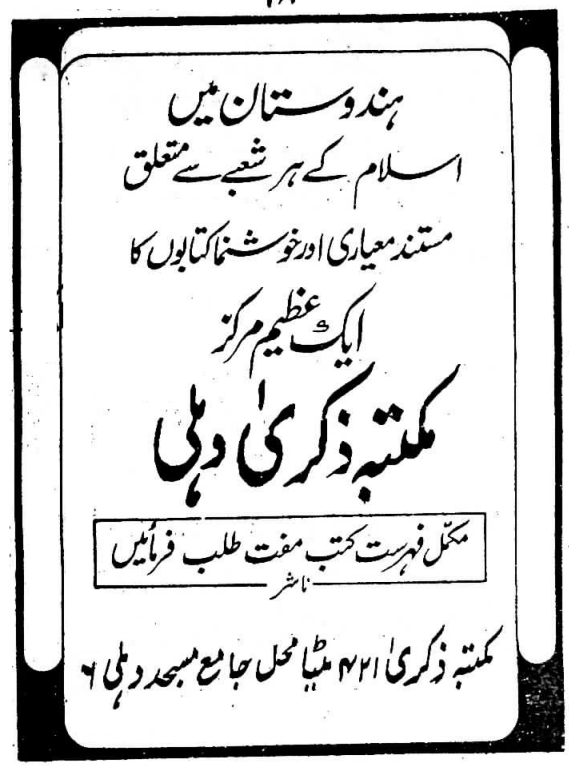

www.abulhasanalinadwi.org